رجسٹرڈ نمبر ل ۲۵۰

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

اک شعبۂ ایمان محبت ہے وطن کی
ہر قوم میں ہے جذبۂ ایثار اسی سے

بے فیض ہے جس کو نہیں الفت ہے وطن کی
گھر بار فدا جس پہ وہ عزت ہے وطن کی

کاکوری اخبار

جلد ۲ | کاکوری یکشنبہ ۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴

قصد وطن

(از میر منور علی علوی منور کاکوروی (وزاورنگ آباد دکن))

اسقدر وحشت ہے صحرائے کہن کا قصد ہے
گرچہ ہوں غربت کا مارا پھر وطن کا قصد ہے
ہوں قفس میں پھر بھی پرواز چمن کا قصد ہے
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

یہ ترے در کا بھکاری اشکبار آنے کو ہے
یہ پجاری پھر ترا دیوانہ وار آنے کو ہے
درد کچھ ایسا ہے دل میں بیقرار آنے کو ہے
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

اللہ اللہ اے وطن تیری وہ صبح نو بہار
آم کی ڈالی پہ کوئل کی وہ مستانہ پکار
وہ جھڑی برسات کی راتوں مسلسل نغمہ بار
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

میں تری پگڈنڈیوں پر جھومتا گاتا ہوا
آدمی گا جیس روز جی بھر کے گھنٹوں گاؤں گا
عشق کے نغموں سے جھوم اٹھے گی سب تیری فضا
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

کر نہ دے مجھ کو بھی بیوطن زمیں ملک دکن
جلد لینے کھینچ لے تیری بہاروں کا چمن
لطف اٹھاؤں ان تری رنگیں بہاروں سے وطن
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

ناکہ ہو آرام لیکن تو نہیں تو کچھ نہیں
کعبۂ اہل نظر ہے تیرے کوچہ کی زمیں
سجدہ کرنے کے لیے ہے مضطرب میری جبیں
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

مہر انور کے وہ جلوے وہ نظارے ہر طرف
وہ مہ انور کے دلکش ماہ پارے ہر طرف
گوشے گوشے سے ہویدا نور دھارے ہر طرف
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

مجھ کو ہے یاد صبا حاصل قبولیت مجیب
اللہ اللہ تیری قسمت اور یہ تیرا نصیب
درد کہتا ہے یہی اے ساکن کوئے حبیب
پھر وطن کا قصد ہے ہاں پھر وطن کا قصد ہے

ایک یتیم کی التجا

(از عفت بانو عباسی زیبا کاکوروی)

میری قسمت ساتھ گر دیتی مرا
پوچھنے والا یہاں کوئی نہیں
میری قسمت یاوری کرتی نہیں
ایسا کیا گنہ سرزد ہوا
میرے مولا کیوں ہے تو مجھ سے خفا
اے میرے مولیٰ کریم و کارساز
عمر غفلت میں گزاری کر معاف
میری اس بیچارگی پر رحم کر
آسرا تیرا ہی مجھ کو ہے کریم
تو اگر چاہے تو ہو زیر و زبر
تو جو چاہے خار کو بھی گل کرے
سر مرا اب تو ہے میرے بار سے
بے ارادہ تیرے اک پتا یہاں
تیری رحمت کی نہیں کچھ انتہا
میں بھی اک بندی تری ناشاد ہوں
سب غریبوں اور یتیموں کی خبر
کمترین بندگی میں تیری کریم
احمد مرسل کا صدقہ رحم کر

حال ابتریوں نہ کر دیتی مرا
میرے اوپر مہرباں کوئی نہیں
حالت ابتر سنورتی ہی نہیں
میرا طالع ہے جو اتنا بے بہا
کون سی ایسی ہوئی ہے مجھ سے خطا
اے مرے آقا مرے بندہ نواز
دل گناہوں سے مرا اب کر دے صاف
میری اس کم مائیگی پر رحم کر
میں تری بندی ہی ہوں اور تو ہے رحیم
سارا عالم اے خدا نے بحر و بر
جا کے صحرا میں فغاں بلبل کرے
تو کرم کر دے تو بیڑا پار ہے
کر نہیں سکتا اگرچہ ہو خزاں
تو اگر چاہے غنی ہو بے نوا
شومئ تقدیر سے برباد ہوں
کون لے سکتا نہ لیتا تو اگر
بدترین خلق ہوں تیری رحیم
بس رہے الطاف کی مجھ پر نظر

حشر میں رکھ لے خدا عزت میری
ہے یہی اک التجا عفت میری

قطعہ

اے انساں نارسی ہے یہاں عقل و ہنر کی
فطرت نے گراں رکھے ہیں اسرار کے پردے
عادت ہے جو رکھتا ہے خبر شام و سحر کی
ملتے ہیں رسائی ہے وہاں تیز نظر کی

برہم کاکوروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۵۶ء

بچہ پارک کا کیا حشر ہوا

یہ واقعہ ہے کہ ہمیں بار بار لکھتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے مگر شاباش ہے ذمہ داران محکمۂ حفظان صحت اور ذمہ داران ٹاؤن ایریا دونوں کو کہ ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی ایک سال ہو گیا سامان آئے ہوئے ابھی نہ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے نہ چیرمین ٹاؤن ایریا نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کیا نہ ایس۔ ڈی۔ او کے شہر میں کان دھرے گئے ٹاؤن ایریا ممبروں کی آواز بیاباں ثابت ہوئی گئی۔ بیچارے تو غیر کس شمار و قطار میں ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سال حال کی امداد سوخت ہو جائے گی ہمیں ابھی دو چار دن ہوئے باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا تھا کہ ایس۔ ڈی۔ او سے گفتگو پر یہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر حبیب خاں صاحب کے بارے میں یہ خوشی ہے کہ انھوں نے اسکول کے قریب اسپتال کے میدان میں سامان نصب کرنے پر اطمینان ظاہر کیا جہاں تک ڈاکٹر صاحب اور حضرت سے تبادلہ خیال کا موقع ملا ہے وہ اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے بلکہ ان کا تو کہنا ہے کہ کسی ذمہ دار سے اس سلسلہ میں کوئی گفتگو ہی نہیں ہوئی۔ ہم ایس۔ ڈی۔ او صاحب کی توجہ پھر اس طرف مبذول کرائیں گے کہ وہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں ورنہ کچھ ہونا نہیں ہے کیونکہ یہ کاکوری کا معاملہ ہے اگر کہیں اور کے حساس ذمہ داروں کا معاملہ ہوتا تو زمین و آسمان کے قلابے مل چکے ہوتے۔ اور چونکہ یہ سب کیا دھرا ڈسٹری بیوشن کا ہے لہذا کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ اس کو کھٹائی میں ڈال دیا جائے سامان چونکہ محکمہ صحت سے مرحمت ہوا ہے لہذا ذمہ داران محکمہ کو چاہیے تھا کہ وہ کروٹ لیتے اور یہ دریافت کرنے کی تکلیف اٹھاتے کہ جو سامان نصب کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے وہ کہاں ہے اور پارک بنایا کیوں نہیں گیا۔ آخر میں ممبران ٹاؤن ایریا کو کوشش کرنا چاہیے اور اگر اتنی معمولی معمولی آوازیں بھی شخصیت سے مرعوب ہو کر صدا بصحرا ثابت ہوں تو یقیناً انکو ٹاؤن ایریا کو چھوڑ دینا اور اس کی ممبری کو خیرباد کہہ دینا چاہیے ہم سمجھتے ہیں کہ ابھی وقت درست کو بڑھ جائے گا۔

چیرمین صاحب ٹاؤن ایریا توجہ فرمائیں

ووٹران کی فہرست اخبارات برابر اعلان کر رہے ہیں بلکہ عمل بھی شروع ہو چکا جنرل الیکشن کے ووٹران کی فہرست شہر میں جگہ جگہ چسپاں کی جا چکی ہیں ساتھ ہی یہ بھی شائع ہو چکا ہے کہ ٹاؤن ایریا اور نوٹیفائڈ ایریا کے ووٹروں کی بھی فہرستیں ایک ماہ کے لیے چسپاں کی جائیں گی۔ کاکوری ٹاؤن ایریا میں اس وقت تک نہ فہرست چسپاں ہوئی ہے نہ کوئی خبر ہے؟ نہ کوئی منادی ہوئی ہے نتیجہ یہ ہونا ہے کہ اسپتال اعتراضات کے جو نام درج ہو چکے ہیں وہ بھی رہ جائیں گے۔ غلطی کی کوئی تصحیح نہ ہو سکے گی۔ اور جائز ووٹران رہ جائیں گے۔

قصبہ کی گلیاں اور برسات

ساتھ ہی چیرمین صاحب اور ممبران حلقہ کی توجہ ہمیں اس طرف بھی مبذول کرانا ہے کہ برسات شروع ہو چکی ہے۔ خوش قسمتی سے ابھی تک کوئی غیر معمولی چھینٹا نہیں پڑا ہے۔ اگر برسات اپنے رنگ پر ہو گئی تو بعض گلیاں ناقابل گذر ہو جائیں گی۔ پانی کے نکاس کے راستے رکے پڑے ہیں۔ بعض گلیاں تو کچی گلیاں ہیں۔ پختہ کھرنجے تہ آب ہو جاتے ہیں کوڑا کرکٹ سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ وبائی امراض زور پکڑتے اور آب و ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ لہذا اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنی توجہ ضرور کر دی جائے کہ پانی بہاؤ کے راستے اتنا درست ہو جائیں کہ نالوں اور نالیوں کا سماں گلیوں میں نظر نہ آئے یوں تو گلی کوچہ تو زیادہ مرمت کے طالب ہیں۔

(بقیہ خبریں) مصطفےٰ علی صاحب علوی جو مع اپنی والدہ ہمشیرہ و بیگم عزیز علی صاحب علوی اور بیگم صاحبہ کے پاکستان اپنے اعزا سے ملنے گئے تھے مع بیگم حضرت علی علوی واپس ہوئے تھیں قریب قریب تین ماہ قیام کے بعد لکھنؤ پہنچ آگئے بیگم زبیر صدیقی بھی ہمراہ آئی ہیں۔

امپیریل بینک آف اعلیٰ علیین

مال و دولت دیگر طرح آزمائش کرتا ہے کون دولت کا بھوکا ہے اور کون خدا کا طالب ہے جو ساری دولت اس کی راہ میں خرچ کر دے اور اپنے نفس کے لیے کچھ نہ رکھے وہی بازی لے گیا چنانچہ زمانۂ سلف کے مسلمانوں کا یہی شعار رہا ہے کہ انھوں نے محض خدا کی ذات پر بھروسہ کیا اور جو کچھ تھا خدا کی راہ میں لٹا دیا۔ حضرت رسالت پناہی کا یہی اسوۂ حسنہ ہے آپ کے پاس جو کچھ آتا سب تقسیم فرما دیتے تھے اور شام کے کھانے کے لیے بھی نہ رکھتے، باوجود اس کے کہ بے انتہا مال غنیمت آتا تھا لیکن حضرت بی بی عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے کبھی دو وقت پیٹ بھر کر کھانا نوش نہیں فرمایا اور اکثر کئی کئی وقت بھوکے رہنا پڑا اور پیٹ پر پتھر باندھ باندھ کر رہے۔

خود حضرت بی بی عائشہؓ کو دنیا کے مال و جاہ کی کچھ پروا نہ تھی ہزاروں درہم اللہ کو دیتا تھا اور وہ اسی دن انھیں غربا پر تقسیم فرما دیا کرتی تھیں ایک مرتبہ ایک لاکھ درہم انکے پاس آئے انھوں نے فوراً تقسیم کر دیے اس دن روزے سے تھیں، خادمہ نے عرض کی کہ آپ نے ایک درہم بھی نہ رکھا کہ شام کے لیے گوشت منگا لیتی فرمایا اگر تم نے یاد دلایا ہوتا میں رکھ لیتی۔

اسی طرح فقر و فاقہ میں کھانا کھرا ظاہر ہو جاتا ہے اور اچھے لوگوں نے ہمیشہ قناعت کو اپنا شعار بنایا ہے اپنے آپ کو حق کی مرضی کا تابع رکھا، حضرت بی بی عائشہؓ کے حالات شاہد ہیں کہ باوجود کثیر آمدنی کے بھی مہینہ میں کئی کئی دن ایسے گذر جاتے تھے جن میں ان کو فاقہ کرنا پڑتا تھا کیونکہ وہ ایک دن کی آمدنی دوسرے دن کے لیے نہیں رکھتی تھیں۔

پھٹے کپڑوں میں خود پیوند لگا کر پہنتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اب خدا کے فضل کی کمی نہیں ہے آپ نئے کپڑے کیوں نہیں پہنتیں، فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے کہ جب تک پیوند لگا کر کپڑے کو مت چھوڑو جو پیوند نہیں لگاتا اس کو نئے کپڑوں کا کیا لطف آئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دوسری صاحبزادی حضرت بی بی اسماءؓ کے حالات بتاتے ہیں کہ باوجودیکہ آپ کے گھر میں دولت کی فراوانی تھی مگر اسلامی سادگی کو آپ نے کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا، ہمیشہ موٹا جھوٹا پہنتیں اور معمولی طور پر بسر کرتیں، آپ کے صاحبزادے حضرت منذرؓ جب عراق کی جنگ سے واپس ہوئے تو کچھ خوبصورت ملبوس آپ کے واسطے لیتے آئے اور آپ کی خدمت میں پیش کیے مگر وہ آپ کو ایک آنکھ نہ بھائے ان کو کسی طرح گوارا نہ ہوا جب حضرت منذرؓ موٹے جھوٹے کپڑے خرید کر بعض قیمتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بہت خوش ہوئیں اور فرمانے لگیں کہ ہاں مجھے ایسے ہی کپڑے پہنایا کرو۔

آپ کی فیاضی کا یہ حال تھا کہ اپنے سب بال بچوں کو سمجھایا کرتیں کہ اپنے مال سے دوسروں کو فائدہ پہونچانے کی عادت ڈالو نہ کہ جمع کر کے رکھنے کی۔ اگر تم اللہ کی مخلوق سے مال و زر روکو گے تو اللہ اپنی نعمتوں سے تمہیں محروم کر دیگا جو کچھ تم صدقہ کرو گے وہ درحقیقت تمہارے کام آئے گا۔ اور اللہ تم کو اس میں زیادتی کر کے واپس مرحمت فرمائے گا اس سے مال میں کسی طرح کمی نہ ہوگی۔

آپ کو کبھی کبھی درد سر کا دورہ پڑتا تھا اس روز جو کچھ آپ کے پاس ہوتا غریبوں پر صرف کرتیں جس قدر غلام ہوتے آزاد کر دیتیں اور فرماتی تھیں صدقہ رد بلا ہے اس لیے اے بھائیو بجائے اس کے کہ تم اپنا روپیہ اسٹیٹ بینک اور امپیریل بینک آف انڈیا میں رکھو زیادہ اچھا ہے کہ امپیریل بینک اعلیٰ علیین میں جمع کرو تاکہ وہاں پہونچتے ہی دولت لازوال کے خزانے لٹا سکو اور ہر وقت جنت پر چیک کاٹ سکو۔

مصلح الدین احمد استیر

اہل خانہ حافظ منظور حسن صاحب کے بارے میں اطلاع ملی ہے کہ آپکے ہاتھ میں پانچ ماہ سے درد ہے بلرامپور ہاسپٹل میں بجلی لگائی جا رہی ہے خدا جلد صحت کلی عطا فرمائے۔

فطرت انسانی کی بارہ بنیادی تمنائیں

ڈاکٹر نیر تاباں

(۱) جسمانی راحت (۲) سلامتی اور حفاظت کا احساس (۳) کسی چیز سے گریز کی خواہش (۴) جس شخص میں آپ کو نقصان پہنچانے کی قوت ہے اسے اپنے موافق بنانے یا تسخیر کرنے کی کوشش (۵) اس بات کی تمنا کہ آپ نمایاں اور جاذب توجہ بن جائیں اور لوگ آپ کی تعریف کریں (۶) کسی کو تکلیف دینے اور دکھ دینے کی تمنا یا کسی پر غلبہ پانے اور اقتدار حاصل کرنے کی خواہش یا خود کو برتر اور برتر سمجھنا۔ (۷) صنف مخالف کے کسی فرد کو اپنی طرف رجوع کرنا یا اسے خوش کرنا (۸) کسی کی حفاظت اور پاسبانی اور نگرانی اور خبرگیری (جیسے بچہ یا بیوی کی) (۹) کسی کی ہم نشینی اور رفاقت اور اشتراک حق کی خواہش (۱۰) دوسروں کی نقل اتارنے کی خواہش (۱۱) کسی کے حالات کا کھوج لگانے کی تمنا۔ (۱۲) جانے بوجھے مقامات حالات اور لوگوں میں دوبارہ جاکر رہنے کی آرزو۔

یہ وہ بارہ بنیادی آرزوئیں ہیں جو اگر پوری نہ ہوں تو آپ خوش نہ ہو سکیں گے ہوسکتا ہے کہ آپ اپنی ان آرزوؤں سے آگاہ نہ ہوں مگر اس کے باوجود آپ بے چین اور غیر مطمئن ضرور رہیں گے اور برابر کسی چیز کی تلاش میں رہیں گے کہ کوئی ایسی چیز جو آپ کو خوش کردے تلاش تو آپ کرتے ہیں مگر چونکہ آپ اپنی بنیادی آرزوؤں سے واقف نہیں اس لیے اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکتے آپ کی طبیعت دو حصوں میں تقسیم ہوکر متصادم ہوگی اور راحت مفقود ہوجائے گی اس لیے عقل اور دانائی یہی ہے کہ یہ معلوم کیجیے کہ کون سی تمنائیں آپ کی معاشرتی وازدواجی زندگی میں پوری نہیں ہوسکی ہیں اور پھر ان کے پورا کرنے کی سبیل کریئے۔

تمھیں معلوم ہے؟

بڑے زمانہ میں ایک معمولی پانی پینے کے گلاس کی قیمت چھ ہزار ڈالر تھی۔

ترکی کے سلطان مصطفٰے سوم کے ۸۸ لڑکے تھے۔ مگر ایک بھی لڑکی نہیں تھی۔

ریلے کی بیوی الزبتھ نے اپنے بیوہ ہونے کے ۲۹ سال تک اپنے شوہر کا سر اپنے ساتھ رکھا۔

ایک چڑیا میں نہ قوت ذائقہ ہوتی ہے اور قوت شامہ۔

جبلیس نے ایک بونے کو جو ۱۸ انچ کا تھا ایک طوطے کے پنجرے میں قید کیا تھا۔

۱۸۹۶ء میں جرمنی میں ایک ایسا اوزگرا تھا جس میں ایک مچھلی تھی۔

زیبرے کی دھاریاں سفید میں کالی نہیں ہیں۔

بیگم کی ایڈرین کویٹ کی ۶۷ دفعہ منگنی ہوئی تھی اور ۳۰ دفعہ شادی۔

رامسک (۱۲۰۷-۱۲۷۳) کو ۲۵ ہزار نظمیں آتی تھیں۔

شاعروں کے اصلی نام

جگر مرادآبادی کا اصلی نام علی سکندر ہے
جوش ملیح آبادی کا ,, شبیر حسین ہے
احمد ندیم قاسمی کا ,, احمد شاہ ہے
شبلی بی کام کا ,, عبدالرحیم ہے
حاجی لق لق کا ,, عطا محمد ہے
نسیم حجازی کا ,, محمد شریف ہے

ایک کروڑ چالیس لاکھ انڈے

سندھ سرکار کی وزارت خوراک وزراعت کے اعداد و شمار کے ڈائرکٹوریٹ کے حال ہی میں مطبوعہ رسالہ ہندوستان میں جانوروں کے اعداد و شمار ۱۹۵۱ء کے مطابق ہندوستان میں ۱۹۵۱ء میں مویشیوں کی کل تعداد پندرہ کروڑ پچاس لاکھ اٹھانوے ہزار تھی جن میں چار کروڑ اٹھائیس لاکھ اڑتالیس ہزار گائیں اور دو کروڑ اٹھارہ لاکھ بیالیس ہزار بھینسیں تھیں جو کہ ہر سال اکیاون کروڑ من دودھ دیتی ہے۔

اسی رسالہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہندوستان میں ۱۹۵۱ء میں بیس لاکھ پچیس من گھی اور ایک کروڑ سترہ لاکھ ستائیس ہزار من مکھن تیار کیا گیا اس مدت میں ایک ارب چالیس کروڑ بہتر لاکھ انڈے پیدا ہوئے۔

اس رسالہ کے ایک خصوصی حصہ میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۵۱ء کے دوران میں ملک میں تین کروڑ سترہ لاکھ اناسی ہزار پانچسو اڑتیس لکڑی کے ہل اور نو لاکھ اکتیس ہزار ایک سو گیارہ دیگر گاڑیاں تھیں۔ رس نکالنے والی پاور مشینوں کی تعداد اکیس ہزار دو سو اٹھائیس تھی جب کہ بیلوں سے چلائے جانے والی ایسی مشینوں کی تعداد پانچ لاکھ اکیس ہزار پانچ سو نو تھی۔ زرعی کاموں میں استعمال ہونے والے آئل انجنوں اور بجلی سے چلنے والے پمپوں کی تعداد بالترتیب پچاسی ہزار ایک سو چالیس اور اکتیس ہزار آٹھ سو چونتیس تھی جب کہ ٹریکٹروں کی کل تعداد آٹھ ہزار تین سو چون تھی۔

(ماخوذ)

روزنامہ پیام حیدرآباد دکن

پاکستانی ڈاک

بیگم محمد عارف علوی کو خوش آمدید کہنے کے لیے ۲۸ جون کو جناب مظہر علی ایڈووکیٹ نے گپ کلب کا جلسہ اپنے دولت کدہ پر کیا جس میں جناب سجاد حسن علوی بیتاب نے اپنے مخصوص انداز میں ریڈیو گپ استان سے خبریں نشر کیں جنھیں حاضرین نے بہت پسند کیا۔

جناب سید نقی علی صاحب جو لاریوں کے قافلہ میں خشکی کے راستے حج بیت اللہ کے لیے روانہ ہوئے تھے کوئٹہ تک پہونچنے کے بعد کراچی واپس آگئے کیونکہ قافلے کے روانگی اور ٹرانسپورٹ کمپنی کے حسابات کی تحقیقات حکومت کی طرف سے شروع ہوگئی ہے کراچی سے حکومت پاکستان کی خاص اجازت کے تحت آپ ۷ جولائی کو سفینۂ عرب کے ذریعہ زیارت حرمین شریفین کے لیے روانہ ہوگئے۔

جناب محمد عارف علوی مع اہلیہ محترمہ ۶ جولائی کو لکھنؤ کے لیے روانہ ہوگئے۔

جناب سید مقتدی حسن علوی عید الضحیٰ کے بعد وطن کا قصد کررہے ہیں آپ کاکوری کے علاوہ لکھنؤ، دہلی، آگرہ وغیرہ بھی جائیں گے۔

جناب صادق علی عباسی کی صاحبزادی کاشفہ خاتون نے کراچی میٹرک کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی اور حساب کے مضمون میں امتیازی نمبر بھی حاصل کیے ادارہ تمام اعزہ کو مبارکباد دیتا ہے۔

جناب سید الدین علوی کے ہاں بیٹا حیدرآباد سندھ سے کراچی مستقل طور پر آگئے ہیں اب یہیں قیام رہے گا۔

جناب مظہر علی ایڈووکیٹ جو اس طرف صاحب فراش تھے اب اچھے ہوگئے ہیں کمزوری باقی ہے خدا جلد پوری طرح صحت عطا فرمائے۔

جناب محمد کاشف علوی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے تیسرے سال کے امتحان میں کامیاب ہوگئے۔ خدا مبارک کرے۔

محترمہ نگہت فاطمہ دختر چودھری نبی احمد مرحوم کا عقد جناب سرور الدین حیدر علوی کے ساتھ بتاریخ ۶ جولائی "گل نبی" میں ہوا جس میں کثیر تعداد میں اعزہ نے شرکت فرمائی نکاح کے بعد عصرانہ بھی ہوا ادارہ چودھری شہاب احمد صاحب اور محترمہ بیگم چودھری نبی احمد کو مبارکباد دیتا ہے۔

حبیب فاطمہ جو اپنی ہمشیرہ دیگم مصباح الدین کرمانی سے ملنے سیالکوٹ گئی تھیں ۲۹ جون کو لاہور ہوتی ہوئی کراچی واپس آگئی ہیں۔ ناہید انجم دختر سفیر الدین سہروردی مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان چھٹیوں میں کراچی میں آئی ہوئی ہیں۔

سجاد الحسن علوی بیتاب جو پیشن کی سبکدوشی تک نوکری کو پرائیویٹ ڈرائیور کرنے لگے تھے کہ ڈاکٹر کے مشورہ پر حافظ عثمان ملزم مشینوں کی فٹنگ کے سلسلہ میں رک رہے تھے کہ کام چھ ماہ تک جاری رہے

حیدرآباد (دکن) کی خبریں

مولوی بشیرالدین احمد صاحب مددگار مدرس گورنمنٹ ہائی اسکول مستعد پورہ حیدرآباد دکن ۱۵ رجون ۱۹۵۰ء سے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ رخصت کرتے ہوئے ہیڈماسٹر صاحب نے آپکی خدمات کو بہت سراہا اور ہار پھول پہنائے اور اساتذہ کی طرف سے ایک شاندار ٹی پارٹی دی گئی۔

بیگم خواجہ عزیز احمد صاحب اپنے بھانجوں کی تقاریب عقد میں شرکت کی غرض سے حیدرآباد دکن آئیں اور عثمان پورہ میں اپنی بہن بیگم حکیم انیس احمد کے یہاں مقیم ہیں۔

مطیع الدین صاحب اپنی ہمشیرہ عزیزہ بیگم کرمانی سے ملنے بحفتہ عشرہ کے لئے حیدرآباد تشریف لائے اور چیل گوڑہ میں کرمانی صاحب کے یہاں مقیم ہیں۔

والدہ شفقت علی صاحب اپنی ہمشیرہ بیگم نابت علی صاحب عباسی سے ملنے کے لئے حیدرآباد آئیں اور عثمان پورہ میں انھیں کے یہاں مقیم ہیں۔ ابھی ان کا قیام دو ایک ماہ رہے گا۔

بیگم حسین احمد صاحب بھی اعزہ سے ملنے کے لئے حیدرآباد دکن آئیں اور منشی نابت علی صاحب کے یہاں عثمان پورہ میں مقیم ہیں۔

۲۳ رجون ۱۹۵۰ء کو محسن الدین عثمانی پسر مطیع الدین احمد صاحب کی سالگرہ منائی گئی جس میں مختصر طور پر میلاد شریف کیا گیا اور ایک چھوٹی سی چائے پارٹی دی گئی۔ خدا مبارک کرے۔

مطیع الدین صاحب کو لرزہ کے بعد بخار آگیا اور دو چار دن رہا۔ ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ بحمداللہ اب بخار تو نہیں ہے مگر ابھی سینہ پر جکڑن معلوم ہوتی ہے۔ خدا جلد صحت دے۔

والدہ شفقت علی کی بھی طبیعت سست ہوگئی مگر بعد کو خدا کے فضل سے بہتر ہوگئی غالباً حیدرآباد کے سفر کی تکان اس کا باعث تھا۔

منشی نابت علی صاحب عباسی کی بائیں پیر کی ایڑی میں درد پیدا ہوگیا ہے جو کسی طرح جاتا نہیں ہے موصوف کو چلنا پھرنا بمشکل ہے خدا جلد شفا دے۔

منشی لائق علی صاحب عباسی کی بائیں

تکلیف میں کسی قدر زیادتی ہوگئی ڈاکٹر دینا ناتھ کا علاج ہے مگر ابھی سے کوئی فائدہ معلوم نہیں ہوتا۔

خدا کا شکر ہے کہ خالد جنیرالزماں عثمانیہ ایف۔ ایس سی سال آخر میں سکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔

بیگم سردار علی عباسی مع بال بچوں کے وطن سے واپس حیدرآباد دکن ہوئیں اور خیریت سے پہنچیں لیکن بعد کو آشوب چشم کی شکایت میں مبتلا ہوگئیں۔ خدا صحت دے۔

زحمت مذکورہ بالا خبریں ۹ رجون کو ملی تھیں لہٰذا یکم والی اشاعت میں شایع نہ ہو پائیں۔

حیدرآباد کی تازہ خبریں

بارش کا زمانہ ہے۔ صبح و شام کبھی زور کی کبھی ہلکی ہلکی بارش ہو جاتی ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ہر وقت چلا کرتی ہیں لوگوں نے گرم کپڑوں کا استعمال شروع کر دیا ہے رات کو کمرے کے اندر لیٹنے والے بھی بغیر اوڑھے لپیٹے سو نہیں سکتے۔ اسی ٹھنڈک کی وجہ سے انفلوئنزا کا زور ہوگیا ہے جس کو دیکھو نزلہ سرفہ میں مبتلا ہے۔

محامد علی عباسی آئی۔ اے۔ ایس۔ تین چار دن انفلوئنزا میں مبتلا رہے اب خدا کے فضل سے بہتر ہیں۔

بیگم بشیرالدین احمد کی طبیعت بھی تین چار دن کسی سست ہے۔ نزلہ و زکام اور حرارت کی شکایت ہے۔ خدا جلد صحت دے۔

اہلیہ مطیع الدین احمد ہیں بھی تین چار دن سے بند نزلہ و بخار میں مبتلا ہیں ابھی تک طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

مطیع الدین صاحب ۶ رجون کو مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔

محامد علی عباسی ایک ہفتہ کے لئے مدراس دورہ پر کسی کمیٹی میں شرکت کے لئے گئے تھے۔ ۸ رجولائی کو واپس حیدرآباد دکن ہوئے اور خدا کے فضل سے بہتر ہیں۔

آنسہ غازی الدین احمد اور طاہرہ بنت بشیرالدین احمد علی گڑھ سیلیشن سے میں آگئیں۔

بشریٰ فاطمہ بشیرالدین احمد ماشاءاللہ سکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوگئیں خدا مبارک کرے۔

حالاتِ وطن

اشتیاق رسول خلف ڈاکٹر سراج رسول صاحب کے بارے میں یہ معلوم کرکے دلی مسرت حاصل ہوئی کہ موصوف کو دو سال ہوئے فرانس گورنمنٹ نے دو سال کی تعلیم کے واسطے اسکالرشپ دیا تھا۔ اور موصوف ملازمت چھوڑ کر پاکستان سے پیرس گئے تھے پہلے ایک سال تک ساڑھے تین سو وظیفہ ملتا رہا۔ دوسرے سال ایک ہزار روپیہ ماہوار ملا کیا۔ اب ۔ رجون ۱۹۵۰ء کو انھوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی۔ پاس کر لیا ہے اب وہ پہلے ڈاکٹر فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی ہو گئے ہیں۔ اگر وہ پاکستان بلا لیے گئے تو انکو تقریباً تین ہزار چار ہزار تنخواہ ملے گی اکتوبر ۱۹۵۰ء تک واپسی کا قصد ہے۔

نتیجہ امتحان نگہت بنت محمد ایوب احمد صاحب وکیل کے بارے میں یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ موصوفہ امتحان میٹرک میں کامیاب ہوگئیں۔ اللہ مبارک کرے۔

واصف علی عباسی ولد انتدار علی عباسی مرحوم ایف اے فائنل میں سکنڈ ڈویژن کامیاب ہوئے۔ اللہ مبارک کرے۔

الوداعی پارٹی ۔ حبیب پرشاد شکلا پوسٹ ماسٹر کاکوری کو روانگی سے پہلے متعدد الوداعی پارٹیاں دی گئیں۔ سب سے پہلی اور شاندار پارٹی کاکوری روڈیٹرس نے اپنے محبوب و مخلص ممبر کو دی جو ڈاکٹر خاں صاحب کے دولتکدہ پر ہوئی۔ جس میں جملہ روڈیٹرس کے علاوہ قصبہ کے بعض حاضرین بھی مدعو تھے۔ آخر میں ڈاکٹر حبیب خاں صاحب صدر اور سعید احمد علوی سکریٹری روڈیٹرس نے تقریریں کیں کامل خاں صاحب اور علی باور صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ قریب قریب ۹ بجے رات کو یہ جلسہ بخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

کامل خاں صاحب کے یہاں دوسرے دن غفار خاں نے دوسری آم پارٹی دی گئی اسمیں جملہ روڈیٹرس خوش قسمتی سے موجود تھے خصوصاً محمد ایوب خاں صاحب یوسفی نے بھی جو کہ چند سے آجکل وطن آئے ہوئے ہیں شرکت کی۔ مختلف قسم کے آم کھائے گئے۔ دیر تک پر لطف صحبت رہی۔

ملازمین ڈاکخانہ کی طرف سے اسی دن بعد مغرب پوسٹ آفس لان پر تیسری پارٹی دی گئی اسمیں جملہ ملازمین مدعو تھے۔ مختلف تقاریر کے بعد ۹ بجے یہ پارٹی بھی اختتام پذیر ہوئی اور شکلا جی ٹھیک ساڑھے دس بجے کاکوری سے روانہ ہوگئے بعض مخصوص احباب اسٹیشن تک الوداع کہنے کے لئے گئے۔

حولدار کی تبدیلی ۔ کاکوری چوکی سے حولدار کی تبدیلی کی خبر ملی انکی جگہ پر مجھولی پرشاد جی جو لنگ ہیڈ محرر کے پر متعینات تھے۔ کاکوری تبدیل ہوکر آگئے ہیں۔

جوا پکڑا گیا ۔ چوکی کی خبر ہے کہ تیجی کی بازار کو دوپہر میں قمار بازوں کا ایک گروہ جوا کھیلتا ہوا پکڑا گیا۔ ملزمین کا چالان کر دیا گیا۔ نئے حولدار صاحب کا یہ پہلا کارنامہ کہا جاتا ہے کہ موصوف نے آتے ہی قصبہ کے مشہور گروہ کو گرفتار کر لیا۔

ولادتیں : بیگم احمد علی علوی پسر منشی سخاوت علی صاحب کے یہاں توام کی دو بچیوں کے پیدا ہونے کی خبر ملی ہے۔ خدا مبارک کرے۔

بیگم رفیق احمد علوی کے یہاں لڑکا پیدا ہوا جسکی بھی خبر ملی ہے زچہ بچہ خیریت سے ہیں خدا مبارک کرے۔

علالتیں : ڈاکٹر مشتاق احمد علوی کی خورد سال بچی کی تشویشناک علالت بری جاتی ہے ایک خبر سے معلوم ہوا کہ بچی کے جگر میں پھوڑا ہوگیا تھا رسول سرجن لکھنؤ کے زیر علاج ہے خدا معصوم کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

جمیل میاں کی علالت موصوف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ہفتہ عشرہ ہوا کہ یکایک پیشاب بند ہوگیا رات بھر انتہائی پریشانی رہی۔ مقامی ڈاکٹر نے سلائی کے ذریعہ پیشاب کرایا۔ آخر کار موصوف نے نیاز احمد علوی کو جو اسپتال میں کرا دیا۔ وہیں ہیں بہر طرح اطمینان کے بعد ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ دواؤں سے صحت ہو جائیگی آپریشن کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

واپسی ۔ محمد عقیل علوی جو کئی ماہ سے وطن آئے ہوئے تھے اور چلے معذرتاً ان کی اطلاع واشاعت

احمد علوی ایڈیٹر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار پریم گنج سے شایع کیا۔